Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۱۱ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۲ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۲ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۸۷

علم مانگنے کی دعا کی برکات

(اے میرے رب میرا علم بڑھا) کی دعا کے بارے میں فرمایا:

"اس دعا کے ضمن میں ایک اور دعا جو (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (اللہ کی طرف سے) سکھائی گئی تھی وہ بھی میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (۔) اے میرے اللہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں بتا یعنی ان کے اندر جو گہرے راز ہیں وہ سمجھا۔ میرا تجربہ ہے کہ اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بہت سے مطالب پر آگاہی فرماتا ہے جس کی طرف انسان کا اپنا ذہن اپنی کوشش سے نہیں جا سکتا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں دین حق کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے؟ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ محمود الحسن صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی (ستارہ پاکستان) ۱۷ اور ۱۸ اگست کی درمیانی شب کو ساڑھے دس بجے لاہور چھاؤنی میں بعمر ۸۳ سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ ۱۸ اگست کو بعد نماز ظہر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے احاطہ بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے دعا کروائی لاہور چھاؤنی میں بھی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ صوبیدار ڈاکٹر لعل محمد صاحب لکھنوی کے فرزند ارجمند تھے اور حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف حیدرآباد دکن کے داماد تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۳ء میں آئی سی ایس کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ اور صوبہ مدراس میں ننددیال میں اسسٹنٹ کلکٹر اور جائنٹ مجسٹریٹ رہے اور جلد ہی

باقی ص۷ پر

تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کریں

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص زیادہ معزز ہے جو زیادہ متقی ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اس سلسلے میں ایک اور چیز بھی ہے جو قرآن کریم ہمیں تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کے لئے بتاتا ہے اس کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ.... تم میں سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہی شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو لیکن یہ بات بھی تو درست ہے کہ جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ متقی ہوگا وہ سب سے زیادہ اللہ کے رنگ ڈھنگ اختیار کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس ہر متقی کا کام ہے کہ تقویٰ کو عزت دے کیونکہ تقویٰ خدا کی نظر میں عزت پاتا ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جس کو اپنے روزمرہ کے معاملات میں اختیار کرنے کے نتیجے میں جماعت میں تقویٰ کی قدروقیمت بڑھے گی اور اس سلسلے میں بھی بعض خطرات ہیں جن سے بچ کر چلنا ضروری ہے۔ قادیان میں مجھے یاد ہے کہ ہم نے یہ باتیں ورثے میں پائی تھیں یعنی وہ نسلیں جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفقاء) کے ساتھ مل کر بڑھی ہیں اور اس ماحول کو انہوں نے پایا ہے ان کی اپنی کوئی خوبی نہیں تھی مگر (رفقاء) کی جو تربیت حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمائی تھی اس کے نتیجے میں یہ روزمرہ کی باتیں تھیں جن کا

باقی ص۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ رظہور ۱۳۷۰ ہش — ۲۲ راگست ۱۹۹۱ء

گورباچوف کی برطرفی

گورباچوف کا نام آتے ہی دو باتیں ذہن میں آتی ہیں ایک تو یہ کہ وہ ایک سپر پاور کا صدر ہے اور دوسری یہ کہ بہت بڑا سیاسی مصلح۔ جس نے ساٹھ ستر سالہ کمیونزم کو دم توڑنے پر مجبور کر کے جمہوریت کی طرف قدم بڑھایا۔ اسی گورباچوف نے سرد جنگ ختم کی۔ بیرونی ممالک سے تعلقات بہتر کئے۔ دیگر ممالک میں بھی تبدیلی کی ہوا چلائی اور انہیں انسانی اقدار کو سمجھنے اور ان کی قدر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اگرچہ کچھ عرصہ سے سوویت یونین اس طرح کی سپر پاور تو نہیں رہا تھا جیسی کہ وہ پہلے تھا لیکن پھر بھی سپر پاور گرتے گرتے اور کمزور ہوتے ہوتے بھی وقت لیتی ہے۔ لیکن اب خبر آئی ہے کہ گورباچوف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ بیمار ہے اور علاج کروا رہا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ بیمار ہے تو یہ سارا ہلہ غلہ جو سوویت یونین میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے۔ اس کے سب سے بڑے حریف بورس یلسن نے بھی اس تبدیلی کی مذمت کی ہے۔ بلکہ اپنی قوم سے اپیل کی ہے کہ اس تبدیلی کی مخالفت کریں اور نئی حکومت کے احکام ماننے سے انکار کر دیں۔ صدر بش نے اور مسز تھیچر نے اپنے بیانات میں سوویت یونین میں اقتدار کی تبدیلی پر کھلے اور واضح الفاظ میں تنقید کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ گورباچوف کو واپس اقتدار میں لایا جائے۔

ان ساری باتوں کا تعلق تو ہے ایک واقعہ سے اور اس واقعہ کا تعلق خبروں سے لیکن اس سے سبق کیا ملتا ہے۔ وہ ایک الگ بات ہے اچھا ہوا یا برا ہوا یہ سوچنا سیاسی لوگوں کا کام ہے۔ اس کے نتائج کیا نکلیں گے یہ بھی خبروں کے ساتھ تعلق رکھنے والی بات ہے۔ ہم اتنا جانتے ہیں اور ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ دنیا میں طاقت کوئی چیز نہیں۔ طاقت پر بھروسہ بے معنی ہے سوائے اس کے کہ اس طاقت کو اللہ تعالیٰ کی پشت پناہی حاصل ہو۔ اصل اور حقیقی دوست بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ دنیا کے دوست اور دنیا کے ساتھی کسی وقت بھی دھوکا دے سکتے ہیں۔ اب جو لوگ گورباچوف کو برطرف کر کے اقتدار میں آتے ہی وہ سب کے سب گورباچوف ہی کے آگے لائے ہوئے تھے جو صدر بنے ہیں انہیں گورباچوف نے خود ــ اور بعض لوگوں کے احتجاج کے باوجود ــ نائب صدر بنایا تھا۔

کس پر کوئی اعتبار کرے۔ کس کی دوستی کو پکی سمجھے اور کس کے تعلق کو مضبوط کیا جائے ــ اس کا اصل جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی دوست ہے اور اسی سے مضبوط تعلق باندھا جا سکتا ہے۔ اور اس کی پشت پناہی سے طاقت کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جیب میں رکھ کر دیا سلائی
چھپ کر تو نے آگ لگائی
جل کر سب کچھ راکھ ہوا ہے
کس کی دہائی۔ کس کی دہائی

ابوالاقبال

نہ ایمن کا نہ سینا کا نہ کوہِ طور کا رستہ
بہت مشکل سہی میں نے چنا منصور کا رستہ

اسی رستے سے گذرا تھا کبھی ماہِ مبیں میرا
مری نظروں میں ہے اب تک شعاعِ نور کا رستہ

کوئی موسیٰ سے پوچھے انتشارِ نور کا عالم
نظر خیرہ ہوئی چمکا تھا کچھ یوں طور کا رستہ

چھٹے گا چھٹتے چھٹتے ہی غم و اندوہ کا بادل
کٹے گا کٹتے کٹتے ہی دلِ رنجور کا رستہ

سنبھلتے گرتے پڑتے ہم درِ جاناں پہ آپہنچے
بہت نزدیک تھی منزل مگر تھا دور کا رستہ

شعاعِ مہرِ عالمتاب کا خنجر ہے سینے میں
یونہی کٹتا رہا ہے ہر شبِ دیجور کا رستہ

نصیبِ خستہ تن کاغذ کے پیراہن میں آنکلے
ہمیشہ سے یہی ہے بیکس و مجبور کا رستہ

نصیر احمد خان

بقیہ: صـ۱ سے آگے

نصیحت سے تعلق نہیں تھا بلکہ ایک معاشرتی ورثہ تھا اور اس ورثے میں یہ بات شامل تھی کہ عزت کے لائق وہی ہے جو نیک ہے اور اس میں یہ کلاس کا جو فرق ہے یہ بالکل کلیۃً نظرانداز ہو جایا کرتا تھا یعنی مختلف طبقات جو دنیا کی نظر میں یعنی دنیا کے پیمانوں سے بنائے جاتے ہیں اور جن میں دنیاوی وجاہت، عہدہ، مقام، مرتبہ، دولت یہ سارے وہ محرکات ہیں جو کسی رنگ میں حصہ لیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں کلاسز کا وجود ابھرتا ہے اور طبقات بنتے ہیں۔ یہ بھی ایک طبعی روزمرہ جاری رہنے والا سوشل نظام ہے اور اس سے (ایمان والا) بھی کلیۃً بچ ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ ایک نظام ہے جو خود بخود تشکیل پاتا چلا جاتا ہے اور طبقات ابھرتے چلے جاتے ہیں لیکن جہاں تک عزتوں کا تعلق ہے وہاں عزتوں کے معاملے میں (صاحبِ ایمان) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو پیشِ نظر رکھتا ہے کہ (اللہ کے نزدیک عزت والا وہی ہے جو متقی ہے) طبقات بے شک ہوں۔ ہم نے تمہیں شعوب اور قبائل میں تقسیم کیا ہوا ہے اسی طرح انسان بھی طبقات میں بٹ جاتا ہے لیکن جہاں تک عزتوں کا تعلق ہے تم ہمیشہ تقویٰ کو عزت دینا کیونکہ خدا تقویٰ کو عزت دیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعوتِ الی اللہ

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالٰی

لوگ بار ہا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم (دعوت الی اللہ) کیسے کریں؟ ہم (دعوت الی اللہ) کرتے تو ہیں مگر اثر نہیں دکھاتی (دعوت الی اللہ) وہی اثر دکھاتی ہے جو خدا والے کی (دعوت الی اللہ) ہو جو اِن تجارب سے گزرا ہوا ہو۔ جانتا ہو کہ ایک خدا ہے۔ وہ جانتا ہو کہ وہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ بارہا اس کے پیار اور قرب کے جلوے دیکھ چکا ہو۔ اس کی بات میں وزن ہوتا ہے۔ اس کی بات کو قوت عطا کی جاتی ہے۔ اس کی بات میں گہرا اثر رکھا جاتا ہے۔ پس یہ دو باتیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں ان پر آپ قائم ہو جائیں اور پھر (دعوت الی اللہ) کریں اور دردِ دل سے (دعوت الی اللہ) کریں۔ اچھے دوستوں کو تلاش کریں اور ان کے ساتھ تعلقات بڑھائیں کیونکہ (دعوت الی اللہ) کا ایک اور بھی بہت اہم گُر ہے۔ جیسے آپ کو لازماً سیکھنا چاہیئے کہ (دعوت الی اللہ) رستہ چلتے بیج کا چھٹا دینے کا نام نہیں ہے۔ بلکہ بڑی گہری حکمت کے ساتھ ایسی کاشت کا نام (دعوت الی اللہ) ہے جس کی انسان پھر مسلسل حفاظت کرتا ہے۔ جو اس کے اپنے دائرہ اختیار میں ہوتی ہے ورنہ بیج پھیلانا تو کوئی (دعوت الی اللہ) نہیں ہے۔ آپ دنیا میں زرخیز سے زرخیز علاقے میں بیج پھیلاتے چلے جائیں۔ پیچھے پیچھے پرندے اس بیج کو چگتے چلے جائیں گے۔ کبھی پانی کا فقدان ہوگا کبھی کسی اور چیز کا نقصان ہوگا اور جو بیج آپ پھیلائیں گے وہ پیچھے سے ضائع ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ بیج کام کا بیج ہوا کرتا ہے جیسے ایک انسان اپنے کھیت میں اگاتا ہے جو اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ روز اس کی پرورش کرتا ہے اس کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے اور یہی وہ سچی (دعوت الی اللہ) ہے جو پھل دیتی ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالٰی سے یہ عرض کی کہ ..... اے خدا! تو مجھے اس بات پر مامور تو کر چکا ہے کہ میں مُردوں کو زندہ کروں اب تو نے ہی زندہ کرنا ہے ..... تو بتا تو سہی کہ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا تو اللہ تعالٰی نے جو مثال دی اس میں نکتے کی جو بہت اہم بات بیان فرمائی گئی وہ یہ تھی کہ پرندوں کو لو۔ چار پرندوں کو پکڑو..... بعض مفسرین بیچارے اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ "صُر" کا مطلب ہے: قیمہ کر دو اور قیمہ کر کے چاروں طرف پہاڑیوں پر پھینک دو۔ حالانکہ "صُر" کا مطلب ہے: مانوس کر لو۔ اگر قیمہ کرنا ہو تو "الیک" کا کیا مطلب؟ "اپنی طرف قیمہ کر لو" کیا ہوا؟ مانوس بنانا ہو تو اس کے ساتھ "الیک" کا صلہ لگتا ہے کہ ہاں! اپنی طرف مانوس کر لو اور اپنے ساتھ مانوس کر لو۔ تو اس لئے اس کے سوا کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمایا کہ دیکھو! جب تم پرندوں کو اپنے ساتھ مانوس کر لیتے ہو تو تمہاری آواز کا جواب دیتے ہیں۔ ان کو مختلف سمتوں میں پہاڑیوں پر چھوڑ بھی آؤ تب بھی وہ تمہاری آواز پر اُڑتے ہوئے تمہارے قدموں میں پہنچ جائیں گے اسی طرح انسانی روح کی تسخیر ضروری ہوا کرتی ہے۔ ورنہ (دعوت الی اللہ) کامیاب نہیں ہو سکتی ورنہ مردے زندہ نہیں ہو سکتے۔ یہ دنیا جو مادہ پرست ہو چکی ہے اس کی مثال مردوں کی سی ہے اور یہ وہ مُردے ہیں جن کو زندہ کرنا آپ کا کام ہے اور زندہ کرنا آپ کا کام ہے اور زندہ کرنے کی ترکیب خدا تعالٰی نے سکھا دی ہے۔ بجائے اس کے کہ بازاروں میں پھر کے صرف لٹریچر تقسیم کر دیا یا اسٹال لگا کے گھر آگئے کہ جی! ہم نے بڑی (دعوت الی اللہ) کر دی۔ یا ویسے ہی بے ترغیب، بغیر کسی سلیقے کے، بغیر کسی پروگرام کے بحثیں چھیڑ دیں۔ اسکا نام (دعوت الی اللہ) نہیں ہے۔ "صرھن" کے بغیر (دعوت الی اللہ) کامیاب نہیں ہو سکتی۔

داعی الی اللہ کو مسلسل پیار سے کام لینا چاہیئے

پس آپکو ہر داعی الی اللہ کو لازماً اپنے ایسے دوست بنانے ہونگے جن کے ساتھ اس کو مسلسل پیار کرنا ہوگا۔ بہت محبت کا سلوک کرنا ہوگا۔ اس کی خدمت کرنی ہوگی۔ ایسے دوست کو اپنے قریب کرنا ہوگا یہاں تک کہ وہ آپ کی دنیاوی آواز پر لبیک کہنے کا اہل ہو جائے، ایسا شخص آپکی روحانی آواز کا بھی جواب دے گا۔ یہ نکتہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پس اچھے شریف لوگوں سے دوستیاں کریں اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ دوستیاں ہم مزاج سے ہی ہوا کرتی ہیں۔ اس سے ایک اور بات یہ سمجھ آ گئی کہ جن کے مزاج مختلف ہیں اُن پر آپ کیوں وقت ضائع کرتے ہیں۔ جن کے مزاج ہی اور طرح کے ہیں اُن کے ساتھ سر ٹکرانا اور فضول بحثیں کرنا اپنے وقت کا ضیاع ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان کے ساتھ سر ٹکرانا ایسا ہی ہے جیسے سؤر کے سامنے موتی پھینک دیئے جائیں۔ سؤر کو موتیوں کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ پس .... یہ مضمون بھی سمجھ آگیا کہ ہم مزاج لوگ تلاش کرو ایسے جو تمہارے مزاج سے ملتے جلتے ہیں۔ ان سے پیار بڑھاؤ۔ ان سے تعلقات قائم کرو۔ ان سے دوستیاں لگاؤ اور انکو قریب کرتے ہوئے پھر ان کو زندگی کا پیغام دو۔ اللہ تعالٰی وعدہ فرماتا ہے کہ زندہ کرنے والا میں ہوں۔ اگر تم ایسا کروگے تو میں زندہ کرونگا۔ پس اس نکتے کو آزمانا چاہیئے۔ اس نسخے کو پھیلانا چاہیئے اور یہ نسخہ خدا والوں کا نسخہ ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا والے تھے۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر یہ نسخہ کارگر ثابت ہوا۔ ایک ایسا شخص جو خود خدا سے تعلق نہیں رکھتا اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک پرندہ جس نے خدا کے ساتھ اُنس اختیار نہیں کیا۔ وہ پرندہ جو خدا کی آواز کا جواب نہیں دیتا وہ کیسے توقع رکھ سکتا ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور لوگ اس کی آواز کا جواب دیں۔ پس پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا سے زندگی حاصل کرے۔ پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا کی ذات سے مانوس ہو جائے اور اس کی آواز پر لبیک کہنا سیکھیں۔ پھر آپ لوگوں کو اپنے ساتھ مانوس کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی آواز میں خدائی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ دنیا کی ان روحوں کی مجال نہیں ہوگی کہ ان کا انکار کر سکیں اور ان کے سامنے اَبیٰ کر سکیں۔ خدا تعالٰی نے ہمیں یہ نسخہ سکھایا ہے کہ اس طرح خدا مُردے زندہ کیا کرتا ہے۔ پہلے تم زندہ ہو اور پھر اسی مثال کے پیچھے چلتے ہوئے خدا کے دوسرے بندوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالٰی آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور (دعوت الی اللہ) کے صحیح طریق بھی سکھائے اور پھر خود اپنے فضل سے ان کو پھل لگا دے۔ ایک دفعہ اگر (ایمان والے) کی (دعوت الی اللہ) کو پھل لگنے شروع ہو جائیں تو پھر ایسے درخت بے ثمر نہیں رہا کرتے کہ ہر موسم میں یہ پھل دیتے ہیں بلکہ وہ درخت جو خدا سے زیادہ گہرا تعلق قائم کر لیتے ہیں ان کے متعلق تو اللہ تعالٰی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ پھر موسم ہو یا نہ ہو۔ ہر حال میں ہمیشہ یہ درخت پھل دیتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰی ہم میں سے ہر ایک کو ایسا ہی ہمیشہ پھل دینے والا باثمر درخت بنا دے۔"

(اقتباس از خطبہ جمعہ
(فرمودہ ۱۴ر ستمبر ۱۹۹۰ء)

تحریک جدید

اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں۔ تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش کس قدر زیادہ ہو روزہ نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرے۔ اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے تو پھر بھی خدا تعالیٰ سے کہہ سکو ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی لیکن ہم نے اسے دین کے واسطے قربانی کے لئے جمع کیا تھا۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔سین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین اور جاپان

گذشتہ روز چین کی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر زیانگ زمین نے جاپان کے وزیراعظم توشیکو کائفو سے کہا کہ وہ ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ باہر سے کوئی ایسا دباؤ ڈالا جائے جس سے ان کے سسٹم کو بدلنا مقصود ہو ہم اپنا سوشلسٹ سسٹم دوسرے ممالک پر ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ یہ بات زیانگ کے ساتھ سفر کرنے والے حکام نے بتائی۔

لیکن ہم دوسرے ممالک کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ ہمارے طرز زندگی میں مداخلت کریں۔

زیانگ نے کائفو سے اس وقت کہا جب وہ زانگ مین حال ZHANG MAN HALL کمپاؤنڈ میں ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں چین کے رہنما رہائش بھی رکھتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ جاپانی حکام نے کہا کہ زیانگ نے کائفو کا اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ان پابندیوں کے خلاف آواز اٹھائی جو چین کے خلاف لگی ہوئی ہیں۔ "گروپ آف سیون" کے اراکین برطانیہ۔ کینیڈا۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی اور امریکہ سے بات کرتے ہوئے کائفو نے زور دیا کہ چین کو الگ تھلگ نہیں رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ اس گفت و شنید کے نتیجے میں وہ قرضہ جو ۱۹۹۰ء سے لے کر پانچ سال تک چین کو دیا جانا تھا۔ وہ ملنا شروع ہو گیا۔ یہ قرضہ ٹوکیو میں چین کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ دراصل چین اور جاپان کے تعلقات ۴، جون ۱۹۸۹ء کے اس واقعہ کے بعد خراب ہو گئے تھے۔ جس میں بعض لوگوں نے طرزِ زندگی بدل کر چین میں جمہوریت لانے کی کوشش کی تھی اسی وقت اس قرضے کو معطل کر دیا گیا تھا اور حکام کی ایک دوسرے کے ملک میں آمد و رفت بھی بند کر دی گئی تھی۔

ان قرضوں کی ادائیگی گذشتہ سال ہی کے آخر پر شروع ہوئی ہے اور سال رواں کے جنوری سے دونوں ممالک کے حکام ایک دوسرے کے ملک میں جانے لگے ہیں۔ کائفو کے اس دورے نے اس بات کو پوری طرح واضح کر دیا ہے اور اس کی توثیق کر دی ہے کہ اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ چین کو تنہا رکھنے کی بجائے ساتھ شامل کرنا چاہیئے۔ "دنیا جمہوریت کی بہت قدر کرتی ہے اور اسے انسانی حقوق کا بھی خیال ہے"۔ جب یہ بات کائفو نے مسٹر زیانگ سے کہی تو کہتے ہیں کہ مسٹر زیانگ خاموش رہے۔ جنگ عظیم دوئم میں جاپان نے چین کے بعض جزیروں پر حملہ کر دیا تھا اور انہیں اپنے قبضہ میں رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں زیانگ نے کہا کہ جاپانی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ ماضی کا مطالعہ کریں جبکہ چینی نوجوانوں کو ماضی کو بھول جانا چاہیئے۔

عالمی تعلقات کی بات کرتے ہوئے زیانگ نے کہا کہ سرد جنگ کے اختتام کے بعد وہ نہیں چاہتے کہ امریکہ دنیا کو زیرنگیں بنا لے یہی وجہ ہے کائفو نے جواب دیا کہ جاپان نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ سفارتی کوششوں کا مرکز اقوام متحدہ ہونا چاہیئے۔

اور انہوں نے چین سے کہا کہ وہ جاپان کی اس بات میں مدد کریں کہ اسلحہ کے کنٹرول کا ریزولیوشن پاس ہو جائے۔ اکتوبر میں نیویارک میں اسمبلی کا اجلاس ہو گا۔ اس ریزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں اسلحہ بیچنے والے ممالک اپنے اسلحہ کی فروخت کے متعلق عالمی ادارے کو اطلاع دیا کریں۔ زیانگ نے کہا کہ چین امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک سے بہت کم ہتھیار برآمد کرتا ہے۔

یورپ میں نسل پرستی

ایشین ٹائمز میں بوب پرکس BOB PURKISS جو نیشنل مساوات آفیسر برائے ٹرانسپورٹ اور جنرل ورکرز یونین ہیں کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔ یورپ میں ۱۹۹۱ء۔ ایسے قوانین بنانے کی ضرورت ہے جس میں سیاہ فام لوگوں کو آزادی سے گھومنے پھرنے کی اجازت ہو۔ اس مضمون میں ایک حوالہ تو یہ دیا گیا ہے کہ برطانیہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں لوگوں کو سوسائٹی میں پوری طرح شرکت کی اجازت ہے۔ اور دوسرا حوالہ یہ ہے جو کسی سیاہ فام کا ہے کہ میں بطور ایک سیاہ فام شخص کے آزادی کے خیال سے پرچایا نہیں جا سکتا۔ مجھے وہی آزادی چاہیئے جو میرے علاوہ یورپ میں ہر شخص کو ملتی ہے۔ میں سفر کر سکوں میں کام کر سکوں میں زندہ رہ سکوں میں ووٹ دے سکوں اور میرا ایک تشخص ہونا چاہیئے۔ ان باتوں کے پیش نظر باب پرکس نے حکام بالا کی اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ اگر کسی سوسائٹی میں کچھ لوگوں کو برابر کے حقوق نہ دئے جائیں تو وہ سوسائٹی دائمی طور پر خوش نہیں رہ سکتی اور ترقی بھی نہیں کر سکتی۔ اس میں جھگڑوں کا بھی امکان ہو سکتا ہے اور یہ جھگڑے خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ سارے یورپ میں تمام ممالک کے باشندوں کو ہر قسم کی آزادی ہونی چاہیئے۔ اس وقت سب سے کم آزادی سیاہ فام لوگوں کو ہے۔ اس لئے انہوں نے سیاہ فام لوگوں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ سب لوگوں کے لئے مکمل آزادی کے قوانین کی مانگ کر رہے ہیں۔ اسی موضوع کے حوالے سے ایک مضمون کا عنوان ہے یورپ کے ممالک میں انسانی حقوق کی دیکھ بھال یا یوں کہیئے کہ ان کا تجزیہ۔

م۔ا۔د

عرب ممالک کے خلاف ایک نئی یلغار کا آغاز

جرمنی میں شائع ہونے والا ایک خصوصی مقالہ

ترکی کے صدر جناب ترگت اوزال مارچ ۱۹۹۱ء کے اواخر میں امریکہ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے امریکی صدر مسٹر جارج بش کے مہمان کے طور پر کیمپ ڈیوڈ میں ان کے ہاں چند یوم قیام کیا۔ امریکہ میں انہوں نے ڈیوک یونیورسٹی میں چھ سو افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"خلیجی جنگ سے مشرق وسطیٰ میں نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں"۔

ان کی اس تقریر کی جو مختصر رپورٹ روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہوئی ہے اس سے یہ پورے طور پر واضح نہیں ہوتا کہ وہ نئے مسائل کیا ہیں۔ البتہ اس رپورٹ کے مطابق ایک خاص امر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا۔

"جنگ سے قبل عراق مستحکم تھا لیکن آج ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ یہ ابھی واضح نہیں ہو سکا کہ اسے دوبارہ مستحکم کیسے کیا جائیگا۔ کسی ملک کو عراق کے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۰ مارچ ۱۹۹۱ء صـ۲)

جہاں تک عراق کو توڑنے پھوڑنے اور اس کے استحکام کو خاک میں ملانے کا تعلق ہے خود جناب ترگت اوزال اس میں برابر کے شریک ہیں۔ اسلئے کہ وہ خلیج کی جنگ میں امریکہ کے زبردست حامی تھے۔ امریکہ اور اس کے دوسرے اتحادیوں کے ساتھ مل کر عراق کے استحکام کو خاک میں ملانے کے بعد اس کی بربادی پر آنسو بہاتے اور اس کے از سر نو استحکام کے لئے فکر مند ہونے کا بھلا اب کیا فائدہ؟ مثل مشہور ہے خود کردہ را چہ علاج۔ امریکہ اور اس کے دیگر اتحادی یہ کب چاہیں گے کہ عراق دوبارہ مستحکم ہو۔

عراق کی مکمل تباہی کے بعد خلیجی جنگ جن نئے مسائل کو جنم دینے کا موجب بنی ہے وہ سب مسائل اس ایک بنیادی حقیقت کے ہی مختلف شاخسانے ہیں کہ اس جنگ کے نتیجہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کے مفادات کو زبردست تقویت ملی ہے اور مسلمانوں کے مفادات کو انتہائی شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس جنگ کا ایک نہایت تکلیف دہ منفی اثر یہ ظاہر ہوا ہے کہ لاکھوں امریکی اور یورپی افواج کی آڑ میں نئے عیسائی مشنریز کی ایک بہت بڑی تعداد مشرق وسطیٰ کے مسلمان ممالک میں آوارد ہوئی ہے اور انہوں نے ان عرب ممالک میں ایک بہت بڑی مذہبی یلغار کا آغاز کر کے خستہ و پریشان حال عرب مسلمانوں کو عیسائی بنانا شروع کر دیا ہے۔ جہاں امریکہ نے عراق کے خلاف اپنی فوجی یلغار یا آپریشن کا نام "ڈیزرٹ سٹارم" رکھا تھا وہاں چرچ نے اپنی اس مذہبی یلغار کا نام "آپریشن موبیلائیزیشن" رکھا ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے عیسائی رسائل و اخبارات "کرسچن ہیرالڈ" "کرسچیانٹی ٹوڈے" اور "فوکس" میں شائع ہونے والی خبروں کے حوالہ سے جو رپورٹ روزنامہ "جنگ" لندن میں شائع ہوئی ہے اس کے بعض اقتباسات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ ان سے اس یلغار کی شدت اور سنگینی کا بخوبی

باقی صـ۶ پر

محمود حسن۔ لندن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانیت کو دھوکا دیا گیا

ایشین ٹائمز کے ۲۵ جون ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں محمود حسن کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "خلیج کی جنگ کا نتیجہ۔ یورپ اور امریکہ نے انسانیت کو دھوکا دیا ہے"۔

مسٹر محمود حسن کو انگلستان میں رہتے ہوئے تیس سال ہو گئے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تیس سال تک کسی ملک میں رہے تو اسے اتنا تو حق پہنچتا ہے کہ اس ملک کے متعلق جو بات وہ کہے اسے سنا جائے۔ وہ لکھتے ہیں کہ عربوں کے متعلق عمومی رنگ میں اور عراقیوں کے متعلق خصوصی طور پر یورپی لوگوں نے اور امریکیوں نے خلیج کی جنگ کے دوران اور اس کے بعد بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ ان لکھنے والوں میں سے اکثریت نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ عرب معاشرہ غیر متمدن ہے اور اسی لئے اسے یورپ اور امریکہ کی امداد کی ضرورت ہے۔ ان میں سے بعض لکھنے والوں نے عراق کی مذمت کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ عراق کا معاشرہ ایک بیمار معاشرہ ہے اور اسی لئے لازم ہے کہ اسے تباہ کر دیا جائے تاکہ ایک نیا معاشرہ جنم لے اور کہ متمدن اور مہذب دنیا کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ عراق کی بیماری کا علاج کرے۔ اسی لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ خلیج کی جنگ نہایت منصفانہ جنگ تھی اور یہ دراصل تہذیب کو وسعت دینے کے لئے لڑی گئی تھی۔

محمود حسن کہتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ خود کیا کچھ ہیں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر وہ ہمیں ہم سے زیادہ بہتر جاننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی بات حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سوسائٹی کے متعلق جہاں یہ خیالات پائے جاتے ہوں کچھ کہنا نامناسب نہ ہوگا اور اسی لئے محمود حسن کا خیال ہے کہ چونکہ انہیں مغرب میں رہتے تیس سال ہو گئے ہیں۔ انہیں اس بات کی اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ کچھ کہیں اور لوگ اسے سنیں۔

وہ کہتے ہیں فرانٹز فینن FRANTZ FANON کی کتاب "دی ریچڈ آف دی ارتھ" ہے اور جین پال سارترے (JEAN PAUL SARTRE) اس کے پیش لفظ میں کہتا ہے کہ اس موٹے اور پیلے براعظم کا خاتمہ اب بہت دور نہیں ہے۔ یہ بات دکھائی دینے لگی ہے اور فینن نے کہا ہے کہ یہ معاشرہ اپنے آپ سے محبت میں ڈوب رہا ہے۔ اپنے آپ سے محبت کرنے کی بات پیرس کے سارترے کو کوکیٹو COCTEAU کا ایک قول یاد دلاتی ہے جو کہتا ہے جو شہر ہمیشہ اپنے متعلق بات کرتا ہے وہ شہر جو اپنی محبت میں کھویا ہوا ہے پھر وہ سوال کرتا ہے کہ کیا یورپ اس نظریے سے کسی رنگ میں بھی مختلف ہے۔ آگے بڑھ کر وہ کہتا ہے کہ اس بڑے لوودین ریو کا کیا حال ہے جیسے شمالی امریکہ کہتے ہیں۔ اس کا خیال ہے کہ لوگ اسے دیکھیں کہ وہ کتنا حسین ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں خود جانتا ہوں کہ میں کتنا حسین ہوں۔ پیرس سے یہ آوازیں آتی ہیں دیکھو ہم کتنے حسین ہیں اور یہ جان لیں کہ ہم واقعی حسین ہیں۔ یہ بات یورپ کے منہ سے سنی جا سکتی ہے۔ اپنی محبت میں کھوئے جانا ایک بیماری ہے اور یہ ایک گھناؤنی بیماری ہے جسے انگریزی میں نارسی سزم NARCISSISM کہتے ہیں۔ کیونکہ اس بیماری میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ خوبصورت ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی خوبصورت نہیں۔ بلکہ ایسے لوگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ یا تو دیوتا ہیں یا فرشتے ہیں اور باقی تمام لوگ ان سے کم تر ہیں اور ان سے نچلے درجے پر ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں انسان بھی نہیں کہا جا سکتا۔ وہ گویا کہ شیطان کی ذریت ہیں جو کہ ہر برائی کا نچوڑ ہیں۔

محمود حسن کے خیال میں اگر ان باتوں پر غور کیا جائے تو دو قسم کے افراد سامنے آتے ہیں اور دو قسم کی ہی نسلیں سامنے آتی ہیں۔ ایک وہ جنہیں انسان کہا جا سکتا ہے اور ایک وہ جن کا نام وہ نیٹو (NATIVE) رکھتے ہیں بعض مقامی لوگ اور جو انسان ہوں وہ خوبصورت بھی ہیں اور اعلیٰ پایہ کے لوگ ہیں اور دوسرے لوگ ان سے کم تر۔ یورپ یہ سمجھتا ہے کہ وہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کا مالک ہے۔ جیسے اس نے ان ملکوں کو فتح کر کے اپنے زیرنگوں کیا ہو۔ گویا کہ سفید لوگ ماسٹر ہیں اور سیاہ فام یا بھورے لوگ ان کے نوکر۔ جو ماسٹر ہیں ان کا کام یہ ہے کہ وہ دوسروں پر (اپنے نوکروں پر) حکومت کریں اور یہ ماسٹر یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ اپنے نوکروں کی دیکھ بھال کریں اور انہیں سیدھے راہ پر لگائیں اور یہ تسلط انہیں خدا کی طرف سے ملا ہے۔ آج سے دو سو سال قبل یورپ کی ایک نوآبادی تھی جس نے یورپ سے جنگ کی اور وہ ایک بہت بڑی طاقت بن کے ابھری اس کا نام ہے امریکہ اور اس امریکہ نے دنیا پہ اپنا رعب جمانا شروع کیا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں پر یورپ کی بیماری اور غیر انسانی افعال کا سرزد ہونا دیکھا جا سکتا ہے انہوں نے وہاں کے مقامی باشندوں کو دھوکا دہی سے شکستیں دیں۔ کہ طاقت کے بل بوتے پر اگرچہ ان کے اور مقامی لوگوں کے درمیان کئی معاہدے بھی ہوئے لیکن یہ سارے معاہدے دھوکا دہی کی مثال تھے۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا وقت آیا کہ سیاہ فام لوگوں نے معاشرہ میں ایک اہم کردار ادا کرنا شروع کر دیا اور اس کے علاوہ انگریزوں اور فرانسیسیوں کا آپس میں غلامی کی تجارت کے سلسلہ میں مقابلہ ہو گیا۔ افریقہ سے مرد اور عورتیں پکڑے جاتے تھے اور جہازوں میں سامان کی طرح لاد کر امریکہ لائے جاتے تھے۔ یہ تجارت ان کے لئے بڑی نفع مند تھی۔ لیکن پھر آخر کار انہی غلاموں نے ملک کی تعمیر حصہ لیا۔ جسطرح امریکہ میں معاشرہ آگے بڑھا اس سے یہ بات قدرتی طور پر سامنے آئی ہے کہ سفید لوگوں کو اپنے آپ کو برتر و بالا سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ نسل پرستی شروع ہو گئی اور یہ نسل پرستی سفید فام لوگوں کی برتری اور بالاپن کا نتیجہ تھا۔

محمود حسن کہتے ہیں کہ ایک بات جو ہم یورپ اور امریکہ سے بار بار سنتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ ممالک جمہوریت پسند ہیں۔ اور ان کے علاوہ کوئی جمہوریت پسند نہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ جمہوریت پسند ہونے کی وجہ سے بھی وہ دوسرے لوگوں سے یعنی ہم سے بہتر ہیں۔ جس کا اصل مطلب یہ ہے کہ گویا وہ اس لئے بہتر ہیں کہ ان کا رنگ سفید ہے اور ہمارا رنگ اتنا سفید نہیں ہے۔ اپنے آپ سے پیار کرتے ہیں جو جس قدر آگے نکلے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کو کم تر سمجھتے ہیں۔ محمود حسن کہتے ہیں کہ کیا برطانیہ کو اس کی جمہوریت نے قتل و غارت سے باز رکھا ہے۔ کیونکہ سالہا سال تک یہاں قتل و غارت جاری رہی۔ پھر انہوں نے ہندوستان افریقہ اور ویسٹ انڈیز کو اپنا زیرنگیں بھی کیا۔ کیا برطانیہ کی جمہوریت نے ان ملکوں میں قتل و غارت سے برطانیہ کو بچائے رکھا۔ فرانس کی جمہوریت کا کیا حال ہے کیا اس کی جمہوریت نے اسے دس لاکھ کے قریب الجیریا کے لوگوں کو قتل کرنے سے باز رکھا۔ جہاں تک مساوات، آزادی اور بھائی چارے کا سوال ہے فرانس کے لئے بلکہ سارے یورپ کے لئے یہ محض ایک نعرہ ہے۔ نوآبادیات ان باتوں سے بالکل مستثنیٰ ہیں امریکہ کی جمہوریت کو دیکھ لیں کیا امریکہ کی جمہوریت نے بیس لاکھ کوریا کے لوگوں اور تیس لاکھ ویت نامیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے باز رکھا شائد امریکہ کی جمہوریت نے انہیں یہ حق دے دیا ہے کہ جس ملک پر چاہیں اپنا تسلط جما لیں۔ جہاں تک عراق کے خلاف اتحادیوں کا سوال ہے۔ ان میں برطانیہ اور امریکہ اپنے لئے داد مانگتے ہیں۔ برطانیہ چوری چھپے آگے بڑھ رہا ہے اور امریکہ شرمناک طریق پر کھل کر بات کر رہا ہے۔

اب ان کے ان ٹھیکوں کی طرف آئیے جو انہوں نے کویت سے کئے ہیں اور جن کی مالیت اربوں ڈالر بنتی ہے۔ ابھی یہ جنگ ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ امریکہ نے کویت سے اربوں ڈالر کے ٹھیکے لے لئے تھے۔

محمود حسن کا کہنا ہے کہ مغرب کا معاشرہ سب کے لئے ایسا ہے کہ جو کچھ کوئی چاہے کرے۔ یورپ اور امریکہ کا اتحاد خاصا مضبوط اور ظالمانہ ہے۔ تیسری دنیا کے خلاف یہ سب کچھ کر گزرنے کے لئے تیار ہیں۔ ان کے منہ سے سانس کی ہوا کی بجائے بم اور شیل نکلتے ہیں اور یہ جسمانی گوشت اور خون پر پلتے ہیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

اندرون پاکستان الفضل کے خریداران کے خریداری نمبر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔ طبع شدہ چٹ پر جو خریداری نمبر درج ہے وہ نیا خریداری نمبر ہے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

تصویر تو آپ کے سامنے نہیں ہے لیکن یہ تصویر ہے اتنی اہم کہ میں اس کے متعلق کچھ کہنا مناسب سمجھتا ہوں. اس تصویر میں بائیں طرف سے مکرم شیخ نصیر الدین احمد۔ نسیم سیفی اور الحاج سر ابوبکر تفاوا بالیوا نائیجیریا کے وزیر اعظم ہیں۔ وزیر اعظم موصوف سے الوداعی ملاقات کے لئے خاکسار ان سے ملا تو انہیں پانچ جلدوں والی تفسیر (انگریزی) پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تصویر میں محترم موصوف ان میں سے ایک جلد کھول کر اس کے صفحات پلٹتے ہیں اور مختلف جگہوں سے دیکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے بہت سی تفاسیر اکٹھی کر رکھی ہیں۔ میں بڑے شوق سے انہیں پڑھتا ہوں اور ان سے نہ صرف حظ اٹھاتا ہوں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے دینی علمی معیار کو بلند کرنے میں بہت نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔

محترم بالیوا صاحب سے تعارف تو بہت پرانا تھا اور ان کی اس بات کو بار بار پیش کرنے کا موقع بھی ملا تھا کہ جب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائیجیریا تشریف لے گئے اور ان کے لئے ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا (یہ میرے نائیجیریا جانے سے کچھ عرصہ قبل کی بات ہے) تو اس موقع پر محترم بالیوا صاحب نے احمدیہ جماعت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت کے لٹریچر سے بہت استفادہ کرتا ہوں۔ خاص طور پر جب کسی عیسائی دوست سے گفتگو کا موقع ملتا ہے اور موضوع گفتگو مذہب ہوتا ہے تو میں احمدیہ جماعت کے لٹریچر ہی سے مدد حاصل کرتا ہوں لیکن بالمشافہ ملاقات اس وقت ہوئی جب خاکسار نے لیگوس میں اپنے بیت الحمد میں پرائمری سکول کھولا۔ ان دنوں بالیوا صاحب شمالی علاقے سے لیگوس میں حال ہی میں تشریف لائے تھے۔ بیوی بچے بھی ساتھ تھے اور بچوں کو کسی سکول میں داخل کروانے کا معاملہ درپیش تھا آپ احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میرے بچوں کو آپ اپنے سکول میں داخل کر لیجئے۔ میں نے کہا کہ ہمارا سکول تو ایک چھوٹا سا سکول ہے اور بیت الحمد ہی میں لگتا ہے۔ کہنے لگے مجھے اس بات کی تو کوئی پرواہ نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے سکول میں تعلیم بھی اچھی ہو گی اور بچوں کے کردار کی طرف بھی پوری طرح توجہ دی جائے گی۔ کہنے لگے ایک بچے کی عمر نو پلس (یعنی نو سال سے کچھ اوپر) ہے اور ایک اس سے چھوٹا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد ان کی گاڑی بچوں کو بیت الحمد لاتی اور لے جاتی۔ اس ملاقات کے بعد جو ملاقاتیں ہوئیں ان میں واقفیت ہی کا نہیں دوستی کا رنگ بھی تھا۔ ایسا بھی ہوا کہ مجھے ایک مخالف پارٹی نے اپنے رنگ میں دھمکیاں دینی شروع کیں تو میں محترم بالیوا صاحب سے ملا۔ کہنے لگے یہ بشپ جو آپ کو دھمکیاں دینے والی میٹنگ کی صدارت کرتا ہے جب میرے دفتر میں آتا ہے تو گھٹنے ٹیک دیتا ہے۔ اگر اس نے آپ کو ہاتھ بھی لگایا تو میں اسے باندھ کے رکھ دوں گا اور اس سلسلے میں آپ نے مجھے اپنا پرائیویٹ ٹیلیفون نمبر جو ڈائریکٹری میں درج نہیں ہوتا لکھوا دیا اور کہا کہ جب بھی جس لمحے۔ آپ کو میری ضرورت پیش آئے مجھے فون کیجئے امید ہے کہ میں کسی نہ کسی رنگ میں آپ کے کام آسکوں گا۔

افسوس ہے کہ اس نہایت باصلاحیت اور باکردار وزیر اعظم کو ان کے مخالفین نے اغوا کر کے نہایت اذیت ناک طریق پر قتل کر دیا۔ چنانچہ ان کے قتل کے بعد سالہا سال تک نائیجیریا کو امن نصیب نہیں ہوا۔

جنگ عظیم دوئم کے بعد امن عالم کے لئے ستمبر میں جو دعا کی تقریب ہوا کرتی تھی۔ اس میں نائیجیریا کے مسلمان اور عیسائی دونوں مل کر تقریب کا اہتمام کرتے تھے اس تقریب کے لئے انتظامات کی صورت کو آخری شکل دینے کے لئے ایک میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس میں خاکسار بھی حاضر تھا اور خاکسار ایسی کسی میٹنگ میں پہلی دفعہ شرکت کر رہا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے اس بات کی مخالفت کی کہ عیسائی اور مسلمان مل کر دعا کریں۔ وجہ یہ تھی کہ دعا بشپ نے کروانی تھی۔ میں نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے دوستوں سے کہا کہ ہم کسی صورت بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ یسوع مسیح کے واسطے سے خدا کے سامنے دعا پیش کی جائے اس لئے ہمیں اس بات کا موقع ملنا چاہیئے کہ لوگ اپنی اپنی طرز پہ دعا کریں۔ اگرچہ اس بات کی مخالفت تو ہوئی لیکن آخر کار فیصلہ یہی ہوا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے طریق پر دعا کریں گے۔ مجھے یاد ہے کہ اس کے بعد پہلی دفعہ محترم بالیوا صاحب نے مسلمانوں کی جامع مسجد میں پہلی دفعہ اس تقریب کے اہتمام پر دعا کروائی۔

آخری دفعہ محترم موصوف سے مل کر دل بہت خوش ہوا اور ان کی آواز جسے سلور وائس کہا جاتا تھا اور یہ اس وقت سے کہا جانے لگا تھا جب انہوں نے برطانیہ کی پارلیمنٹ میں ایک تقریر کی تھی۔ سن کر دل کو راحت ہوئی۔ آخر نائیجیریا میں مَیں نے تقریباً بیس سال گذارے تھے اور محترم بالیوا سے نہ صرف واقفیت تھی بلکہ دوستی تھی اور دوستی بھی نہایت احترام و اکرام کے رنگ میں۔ ان سے ملاقات کا لطف آیا اور ان کے خیالات سن کر دل کو بڑی تسکین ہوئی۔ مسلمانوں کے اس قسم کے رہنما نائیجیریا کو بہت کم ملے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت سے لے کر اب تک کوئی ایسا رہنما نائیجیریا کو نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ یہ تصویر جس کا مَیں نے ذکر کیا ہے میرے لئے خاص تصاویر میں سے ایک ہے۔

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مذکورہ عیسائی اخبارات رقمطراز ہیں۔

۱۔ "ایک عرب ریاست کے دوسری عرب ریاست پر حملہ کی وجہ سے عرب باشندوں کے ایمان کو بہت دھچکا لگا ہے اور اس آڑے وقت میں عیسائیوں کی طرف سے امداد پا کر لوگ بہت حیران اور شکر گذار ہیں۔ گو بعض جگہ ان کی سخت مخالفت بھی ہو رہی ہے۔"

۲۔ "عرب دنیا اس وقت عیسائیت کا پیغام سننے کے لئے تیار ہے۔ عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ خلیجی جنگ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میدان عمل میں آئیں اور عیسائیت کو پھیلانے میں مدد دیں۔ صرف اردن کے ملک میں روزانہ ۶۰ سے ۱۰۰ تک افراد حلقہ بگوش عیسائیت ہو رہے ہیں۔ ایک عیسائی پبلشر کے تعاون سے بائبل کے عربی ترجمہ کے ۲۵ لاکھ نسخے شائع کئے جا رہے ہیں جو عراق، اردن اور دیگر عرب ممالک میں تقسیم کئے جائیں گے۔"

۳۔ "بہت سے سعودی باشندے بھی دور دراز کا سفر کر کے بائبل کے حصول کے لئے عیسائیوں کے پاس آ رہے ہیں۔ "آپریشن موبلائیزیشن" کے ایک کارکن کے بیان کے مطابق بائبل کی مانگ اتنی بڑھ گئی ہے کہ ان کے پاس بائبل کے تمام نسخے ختم ہو گئے ہیں۔"

۴۔ "مڈل ایسٹ میں خلیجی جنگ کی وجہ سے پناہ گزینوں کی کافی تعداد عیسائیوں کی طرف سے انسانی ہمدردی کے طور پر دی جانے والی امداد کے نتیجہ میں عیسائیت اختیار کر رہی ہے۔"

(روزنامہ جنگ لندن ۵ اپریل ۱۹۹۱ء ص۳)

امریکہ اور اس کے اتحادی عیسائی ملکوں کی لاکھوں افواج کو سعودی عرب میں بلانے اور پڑوسی اسلامی ملک عراق پر ان سے حملہ کرا کے اسے تباہی کی نذر کرنے ہی کا یہ ایک انتہائی افسوسناک نتیجہ ہے کہ عرب ملکوں میں عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں کہ عرب باشندے اسلام ترک کر کے عیسائیت قبول کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اس صورت حال کا ایک ہی علاج ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی بجائے باہم متحد ہو کر عیسائیت کی اس یلغار کا مقابلہ کریں اور جنگ کے ایک مراسلہ نگار نے 'نقطۂ نظر' کے کالم میں اس مسئلہ کے جس حل کی طرف توجہ دلائی ہے اس پر عمل پیرا ہوں۔ ہم مراسلہ نگار کے تجویز کردہ لائحہ عمل کو خود اسی کے الفاظ میں پیش کر کے اپنی ان گذارشات کو ختم کرتے ہیں۔

"ظاہر ہے عیسائی لٹریچر یا ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگا کر یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا اور نہ ہی اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر مذہب کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کا حق ہے۔ یہ مسئلہ اسلامی تعلیمات کی خوبیوں اور قرآنی تعلیمات کو اجاگر کرنے سے حل ہو گا۔ امت مسلمہ کو اس مسئلہ کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے اور مسلم تنظیموں کو فوری طور پر میدان عمل میں آنا چاہیئے۔"

(روزنامہ "جنگ" لندن ۵ اپریل ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نونہالانِ جماعت

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو ہمیشہ نیک کاموں کی توفیق دے آپ اپنے والدین سے اچھا سلوک کریں۔ اپنے دوستوں سے پیار اور محبت سے رہیں اور جہاں تک ممکن ہے ان کے کام آئیں۔ اور جہاں وہ غلطی کر رہے ہوں پیار اور ہمدردی سے انہیں سمجھائیں اور انہیں بھی اچھے بچے بنانے کی کوشش کریں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی مدد فرمائے۔

○ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ جو عزیز بچے ہمیں خط لکھتے ہیں اُن کی تحریر میں اب بہتری پیدا ہو رہی ہے اور امید ہے کہ عنقریب وہ اچھے اچھے مضامین لکھ سکیں گے۔ یہ تو آپ جانتے ہیں ناکہ لکھنے سے ہی لکھنا آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بولنے سے بولنا آتا ہے۔ پڑھنے سے پڑھنا آتا ہے اور لکھنے سے لکھنا آتا ہے۔ پڑھنے کے متعلق ایک بات ہم آپ سے کہنا چاہیں گے اور وہ یہ کہ کبھی کبھی آپ کوئی نظم یا نثر کا ٹکڑا اپنے ابو، امی۔ بڑے بھائی یا بڑی بہن کو سنا کر بلند آواز سے پڑھا کریں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو بچے ایسا نہیں کرتے وہ کئی الفاظ کا غلط تلفظ کرتے ہیں۔

○ غلط تلفظ پر آپ کو ایک لطیفہ سناتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کسی سکول میں انسپکٹر صاحب معائنہ کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک بچے سے نثر کا ایک ٹکڑا سنا تو اس نے ایک لفظ کو چونکہ کہا۔ انسپکٹر صاحب استاد سے کہنے لگے دیکھئے یہ طالب علم کیسی غلطی کر رہا ہے۔ استاد صاحب کہنے لگے صاحب میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ یہ لفظ دراصل چونکہ ہے لیکن طالب علم یاد نہیں رکھتے۔ انسپکٹر صاحب حیران ہوئے۔ استاد صاحب بھی اس لفظ کا غلط تلفظ کر رہے تھے۔ اصل لفظ تھا چونکہ۔ اگر بچے کسی اچھے لکھے پڑھے کے سامنے اونچی آواز میں پڑھیں تو یقیناً ہر لفظ کا تلفظ درست ہی ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے استاد صاحب نے بھی دورانِ تعلیم کسی اچھے تعلیم یافتہ کے سامنے اونچی آواز میں نہیں پڑھا تھا۔

○ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ جو حضرت امام جماعت الثانی کی تقریر کی صورت میں شائع کی گئی تھی اسکے متعلق سوال یہ ہے کہ، "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے تکالیف پہنچائیں۔ آپ ان میں سے دو کا ذکر کریں"

○ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات کے خلاصوں کے متعلق یہ خوشی کی بات ہے کہ اب بعض بچوں نے اس کام کو نہایت اچھی طرح سرانجام دینا شروع کر دیا ہے۔ اس سے یقیناً آپ کو فائدہ ہوگا۔ مختصر نویسی تو سکول میں ایک مضمون بھی ہوتا ہے۔

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب میں جو نصیحت آموز کہانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک کہانی ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

○ اگر طبیب سے غلطی ہوگئی ہے یا کامیابی نہیں ہو سکی تو پھر کیا ہوا۔ اس کا کام تو صرف ہمدردی کرنا تھا تقدیر کا مقابلہ نہ کرنا تھا۔ ایک طبیب کا ذکر ہے کہ وہ قبرستان کو جاتے وقت برقع پہن لیا کرتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔

طبیب نے جواب دیا کہ یہ سب آدمی میری دوائیوں سے ہی ہلاک ہوئے تھے۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۴۰)

○ بعض بچوں نے جو انگریزی میڈیم سکولوں میں پڑھتے ہیں۔ ہمیں انگریزی کہانیاں اور مضمون بھیجے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اردو میں بھی لکھیں لیکن ہم ان کی انگریزی میں لکھی ہوئی کہانیوں اور مضامین کا ترجمہ بھی شائع کریں گے تاکہ آپ سب کو ان کے خیالات کا پتہ چلے۔

اچھا خدا حافظ۔ اپنے ابا جان اور امی جان سے پوچھئے کہ انہیں یہ کالم کیسا لگا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرم عبدالرحیم صاحب یونس ضعیف العمری کیوجہ سے دن بدن کمزور ہوتے جا رہے ہیں جوڑوں میں بھی درد کی شکایت ہے۔

○ ——— : مکرم چوہدری احمد دین صاحب گگو منڈی ضلع وہاڑی کئی دنوں سے بیمار ہیں آجکل بیماری زیادہ زور پکڑ گئی ہے۔ احباب ان کی درازیٔ عمر اور جلد شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ مورخہ ۳۱ جولائی کو میرا بیٹا عزیزم تنویر احمد ناصر نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاول نگر اور میرا بھتیجا عزیزم مبشر احمد ابن چوہدری بشیر احمد صاحب چیٹھہ قریبی گاؤں چک ۱۸۵/ہ ر سے موٹر سائیکل پر اپنے گھر واقع ۱۸۹/ہ ر ضلع بہاولنگر آ رہے تھے کہ رات کے ۹ بجے چک ۱۸۴/ہ ر سے دو مربع کے فاصلہ پر ان کی موٹر سائیکل کی ایک ریڑھی (گدھا گاڑی) سے ٹکر ہو گئی۔ دونوں بچوں کو فوری طور پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال فورٹ عباس لے جایا گیا مگر افسوس کہ میرا جواں سال بھتیجا عزیزم مبشر احمد طبی امداد ملنے سے قبل ہی وفات پا گیا۔ (ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)۔ عزیزم تنویر احمد ناصر کی حالت خدا کے فضل سے خطرہ سے باہر ہے۔ عزیزم مبشر احمد گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر ضلع نوابشاہ میں قائدِ مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہ چکا ہے۔ عزیز موصوف باجماعت نماز کا پابند تھا۔ اور اس کے کردار کی نمایاں خوبی خدمتِ خلق اور بنی نوع انسان کی ہمدردی تھی۔ عزیزم مبشر احمد کی شادی عنقریب ہونے والی تھی مگر "مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ"۔

(نذیر احمد خادم از چک ۱۸۴/ہ ر ضلع بہاول نگر)

○ ——— مکرم عبدالغفار صاحب شاکر ربوہ۔ کا بھانجہ عزیزم کمال احمد مصطفےٰ ابن چوہدری عزیز احمد خان صاحب آف پتوکی شوگر مل۔ بعمر ۱۴ سال مورخہ ۱۰ اگست بروز ہفتہ ٹریفک کے حادثہ میں وفات پا گیا ہے۔

○ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ محترم چوہدری محمد خان صاحب مورخہ ۲۵ جون ۱۹۹۱ء بروز سوموار بقضائے الٰہی بعمر ۹۰ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ محترم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے صدر موصیان و آڈیٹر جماعت احمدیہ لاہور (ریٹائرڈ صوبائی ڈائریکٹر آڈٹ پنجاب) کی والدہ تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اسلئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۲۶ جون کو بعد نماز فجر البیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

○ ——— مکرم عبدالوحید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ اختر النساء صاحبہ (بنت چوہدری دولت محمد خاں صاحب آف بروٹی ضلع ہوشیارپور) ۳ اور ۴ اگست کی درمیانی شب ۲ بجے رات رحلت فرما گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۴ اگست کو بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ مدراس کے عہدہ پر ۱۹۴۷ء تک فائز رہے۔ پھر قیامِ پاکستان کے بعد مغربی پنجاب میں سیکرٹری انڈسٹریز اینڈ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ کچھ مدت کے بعد ملتان۔ ساہیوال، گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر اور شیخوپورہ میں سیشن جج مقرر کئے گئے۔ بعد ازاں ۱۹۵۱ء میں ڈھاکہ میں سیکرٹری اور چٹاگانگ میں کمشنر رہنے کے بعد ڈھاکہ میں تبدیل کئے گئے جہاں بطور ممبر بورڈ آف ریونیو ۱۹۷۱ء تک خدمات سرانجام دیتے ہوئے ریٹائر ہوگئے۔ اور لاہور چھاؤنی میں سکونت اختیار کی۔

آپ دس سال تک ڈھاکہ کے امیر جماعت رہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کمیٹی کے ممبر کے طور پر بھی خدمات کی توفیق ملی۔

آپ ریٹائرمنٹ کے بعد لاہور چھاؤنی کی جماعت کے قاضی بھی مقرر کئے گئے۔ جب تک صحت نے اجازت دی یہ فرض بخوبی سرانجام دیتے رہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں :۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا ؟"

نیز فرمایا :۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں تمام احمدی والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اس بنیادی ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

تبدیلی دکان

پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ سے تبدیل ہو کر "طارق مارکیٹ" اقصیٰ روڈ پر آگئی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

فون نمبر دکان : ۵۵۰-۶۴۳
فون نمبر گھر : ۷۴۹-۵۴۹

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۱۹۰

فون ۲۴۸۴۴ ، ۲۶۲۹۷ ، ۲۳۱

زیر نگرانی : حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں :۔ ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیڈ ٹیکس ، ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

لاہور : جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ

وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ ، چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ، کراچی :

محمود آباد ۳ نزد شبینہ دواخانہ ، اسلام آباد : مکان نمبر ۲۰۲۹ گلی ۱۱ سیکٹر ۲/۱۰-۹ نزد انڈسٹریل ایریا

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

ملکی خبریں

○ حکومت پاکستان نے بھاری شرح سود پر ایک غیر ملکی کمپنی سے ڈھائی ارب روپے کا قرضہ حاصل کر لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حکومت کے پاس درآمد کردہ تیل کی قیمت ادا کرنے کے لئے زرمبادلہ موجود نہیں تھا اگر فوری ادائیگی نہ ہوتی تو تیل کا معاہدہ ختم ہو جاتا۔

○ سندھ کے بدنام ڈاکو محب شیدی نے کراچی سے پنجاب اور سرحد کو جانے والی مسافر کاروں اور ٹرکوں کے ایک قافلے پر حملہ کر کے چار افراد کو ہلاک اور ۱۲ کو اغوا کر لیا۔ محب شیدی نے یہ حملہ نیشنل ہائی وے پر کیا۔

○ آزاد کشمیر میں ۳ ارب ۸۰ کروڑ روپے کے بجٹ کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں آزاد کشمیر کے نام سے ایک نیا ٹیکس بھی لگایا گیا ہے۔

○ زاہد سرفراز کو سرکاری مسلم لیگ کی طرف سے جو شو کاز نوٹس ملا ہے اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کے اصل صدر پیر پگاڑا ہیں۔ نواز شریف اور غلام حیدر وائیں کی کوئی حیثیت نہیں۔

○ بھاگٹانوالہ میں عورتوں کے معمولی جھگڑے پر تنازعے کے نتیجے میں ۷ افراد کو قتل کر دیا گیا۔

○ کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

مکان برائے فوری فروخت

واقعہ ۱۸/۶ دارالعلوم غربی نزد بیت الصادق ۔ رقبہ ۵ مرلہ ۔

برائے رابطہ فون : ۹۹۲ یا بالمشافہ ملیں ۔ چوہدری غلام محمد

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کے لئے درج ذیل اسامیوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ آفس کلرک ۱ عدد عمر کم از کم ۲۵ سال۔
۲۔ خدمت گار (دفتر کیلئے) ۱ عدد عمر کم از کم ۲۰ سال
۳۔ ڈرائیور عمر ۴۰ سال سے اوپر۔

میاں بھائی
۱۰ ، منٹگمری روڈ ۔ لاہور
فون : ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر گورباچوف کی برطرفی کے بعد سارے روس میں ہنگامے اور مظاہرے جاری ہیں۔ کان کنوں نے کام بند کر کے ہڑتال کر دی ہے۔ روسی پارلیمنٹ کے باہر ہزاروں افراد کا مجمع جمع ہے نوجوانوں نے ٹینکوں کو نرغے میں لے رکھا ہے ہاتھوں میں جھنڈے اٹھا رکھے ہیں اور لوک گیت گا رہے ہیں کشیدگی کے باوجود جشن کا سا سماں ہے۔ ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ، ہنگامے اور ہڑتالیں جاری ہیں ، روسی فیڈریشن کے صدر بورس یلسٹن کی اپیل پر گذشتہ روز سائبیریا میں کان کنوں نے کام بند کر دیا۔ ملک کے دیگر علاقوں سے کارخانوں میں کام بند ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ سابق صدر گورباچوف کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ ان کو حالیہ انقلاب سے قبل کریمیا سے ماسکو لایا گیا اور ان کو کہا گیا کہ وہ استعفیٰ دے دیں ان کے انکار پر انہیں کریمیا واپس لے جا کر نظر بند کر دیا گیا۔

○ امریکہ کے بعد یورپی برادری جاپان آسٹریلیا اور عالمی بنک نے روس کی امداد معطل کر دی ہے۔ امریکہ کے صدر بش نے نئی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور نئی قیادت سے کہا ہے کہ وہ گورباچوف کو دوبارہ بحال کرے کیونکہ ان کی برطرفی غیر آئینی ہے۔

○ روس کے سابق وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیوردنازے نے روسی فوج کے اندر جمہوریت کی حامی قوتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عوام کی آواز سنیں انہوں نے حالیہ انقلاب کو ایک قومی سانحہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ روس میں خونریز جنگ شروع ہو سکتی ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مزید خونریز جھڑپوں میں ۴۰ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ تازہ لڑائی میں ۷ حریت پسند بھی شہید ہو گئے ہیں۔ مجاہدین نے مختلف جھڑپوں میں ۵ بھارتی فوجی گاڑیوں ، تین مورچوں اور اسلحہ کے ذخیروں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔

پتہ